# خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم!

قرآنِ مجید سے پتا چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں انبیاؑ مبعوث ہوئے ہیں:

- اوّل یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔
- دوم یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اِس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو، یا اس میں تحریف ہوگئی ہو، اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔
- سوم یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعے مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید انبیاؑ کی ضرورت ہو۔
- چہارم یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دُنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے، اور دُنیا کی تمدنی تاریخ بتارہی ہے کہ آپؐ کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپؐ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔

قرآن اس پر گواہ ہے، اور اس کے ساتھ حدیث وسیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم بالکل اپنی صحیح صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں مسخ وتحریف کا کوئی عمل نہیں ہوا۔ جو کتاب آپؐ لائے تھے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی، نہ قیامت تک ہوسکتی ہے۔ جو ہدایت آپؐ نے اپنے قول وعمل سے دی، اس کے تمام آثار آج بھی اس طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا ہم آپؐ کے زمانے میں موجود ہیں۔ پھر قرآنِ مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے دین کی تکمیل کردی گئی ہے، لہٰذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نبی درکار نہیں رہا۔ (’تفہیم القرآن‘، سیّدابوالاعلیٰ مودودی، ماہ نامہ ترجمان القرآن، جلد ۵۷، عدد ۵، فروری ۱۹۶۲ء، ص ۵۰-۵۱)